Lesson 11. Al-Baqarah (Ayaat 83 - 86): Day 49 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

اگلی آیات میں ہمیں مدینہ کے خاص حالات نظر آتے ہیں۔ ہم اِن پر بات کرتے ہیں تا کہ جب آپ یہ آیات پڑھیں تو آپ کو اچھی طرح سمجھ آئیں۔ آپ کو یہود کا ایک اور رنگ نظر آئے گا۔ مدینہ میں مشرکین مکّہ والا گروہ تو تھا ہی لیکن یہود بھی تھے اور مشرکین کے دراصل دو گروہ تھے۔ ایک کا نام اوس اور دوسرے کا خزرج تھا۔ یہود کے تین قبیلے تھے، بنو قینقاع، بنو نظیر اور بنو قریظہ۔

بنو قینقاع، بنو نظیر اور خزرج کی دوستی تھی۔ بنو قریظہ اور اوس کی دوستی تھی۔ سب کی آپس میں دوستیاں تھیں۔ ایک دوسرے کا ساتھ دیتے تھے۔ یہود کے قبیلے بنو قینقاع، بنو نظیر مالدار لوگ تھے۔ ان کی خزرج کے ساتھ دوستی تھی۔ اوس اور خزرج مشرکین کے قبیلے تھے اور آپس میں بہت لڑتے تھے۔ لڑائی میں یہ اپنے حلیفوں کی مدد کرتے اور ایک دوسرے کا ساتھ دیتے۔ اب کبھی کبھی یہ بھی ہوتا کہ ایک یہود دوسرے یہودی کے سامنے آجاتا کیونکہ ایک اوس کی طرف سے لڑ رہا ہوتا تھا اور ایک خزرج کی طرف سے۔ یہ آپس میں لڑ پڑتے اور ایک یہودی کے ہاتھوں دوسرا یہودی مارا جاتا۔

اللہ نے ان کو حکم دیا تھا کہ کسی یہود کو قتل نہیں کرنا اور جلاوطن بھی نہیں کرنا۔ اور آپس میں لڑ کر دوسروں کی مدد نہیں کرنی۔ لیکن یہود نے اللہ کے یہ تینوں حکم بھلا دیئے، پسِ پشت ڈال دیئے۔

چوتھا حکم یہ تھا کہ کبھی کوئی یہود گرفتار ہو جائے تو پیسے دے کر چھڑوالیں، آزادی دلوادیں۔ یہ حکم یہودی مان لیتے یعنی اس پر عمل کرتے تھے۔ اپنے اُس وقت کے مسلمان بھائی کو آزادی دلوادیتے کیونکہ اس میں واہ واہ ہوتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آج کل کہیں سیلاب آجائے تو دوسرا اسلامی ملک

پیسے سے مدد کرے اور پھر واہ واہ ہو کہ فلاں نے اتنے پیسے دیئے۔ یہ ایک سیاسی قسم کا الحاق تھا جس میں یہود کی اجارہ داری چلتی۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ یہود بنیادی طور پر سونے کا کاروبار کرتے تھے۔ ان کے پاس دھاتوں کو ڈھالنے کے ہتھیار تھے۔ اس قوم کے پاس ذہانت بھی بہت ہے یہ اپنے تھوڑے پیسے کو بھی زیادہ بنالینے کے ماہر ہیں۔ جب یہ لوگ مدینہ میں آئے تو (یہ مہاجر ہو کر آئے تھے) انھوں نے دیکھا کہ اوس اور خزرج دو بھائیوں میں عرصے سے جنگ چل رہی تھی۔ جنگِ بواس اللہ کے نبیؐ کے مدینہ آنے سے پانچ سال پہلے سے چل رہی تھی۔ یہود نے سوچا کہ پیسہ کیسے بنایا جائے۔ انھوں نے ہتھیار بنانے شروع کر دیئے۔ اب لوگ لڑیں گے تو ہتھیار بیچے جائیں گے۔

عرب لوگ نڈر تھے۔ یہود نے ہتھیار بیچنا تھے کہ لوگ ان سے ہی ہتھیار خریدیں۔ یہود نے اوس اور خزرج میں مزید آگ بڑھکا دی۔ مدینہ والے زراعت پیشہ لوگ تھے پیسہ تو اتنا تھا ہی نہیں۔ وہ آگے سے کہتے ہاں ہتھیار تو چاہیئے لیکن پیسہ ہی نہیں ہے تو یہود نے سود پر پیسہ دینا شروع کر دیا۔ یہود اُن کی لڑائی کے لئے حوصلہ افزائی کرتے پھر بھاری سود پر ہتھیار دیتے۔ مشرکین قسطوں پر ہتھیار اور پیسہ لیتے۔ یہود کا پیسہ ان کو واپس مل جاتا۔ ہتھیار بھی بک جاتے۔ کاروبار بھی چل جاتا، اپنی شرطیں بھی منوالیتے۔ یہود مدینہ پر سیاسی طور پر چھا گئے تھے۔ مدینہ کے لوگ سیدھے سادھے دیہاتی لوگ تھے۔ باتوں میں بھی آجاتے۔ یہود چالباز قوم تھی۔ یہود کا مدینہ پر ہولڈ ہو گیا۔

اب یہ سوچیں کیا یہ صدیوں پرانی بات لگ رہی ہے؟ کیا ایسا نہیں لگ رہا کہ آج مسلمان کے ساتھ یہی ہو رہا ہے؟ یہود انتہائی شیطانی ذہن والی قوم ہے۔ میں اپنے دل کے درد کو چھپا کر آپ کو اگلی آیات پر لے کر جا رہی ہوں۔ کچھ باتیں ہم سورۃ مائدہ کی تفسیر میں کرینگے۔ آپ یہ سب سوچیں گی تو کم از کم

آپ کو ایک رات نیند نہیں آئے گی کہ ہم اتنے بیوقوف بن رہے ہیں؟ ہماری نسلیں ٹریپ ہو رہی ہیں۔ پانچ دن آپ اپنے بچوں کو شیر کی کچھار میں بھیج دیتے ہیں۔ نمازیں گئیں۔ اخلاق گیا۔

آپ نوٹ کرینگے کہ بچے ہفتہ اتوار کو کچھ بہتر ہوتے ہیں۔ پہلے دور میں ایک شخص غلام تھا اب پوری نسلیں اور قومیں غلام ہیں۔

ایک اور کام یہود کرتے تھے قومیت کا نعرہ۔ کہ تم اوس سے ہو تمھارا قبیلہ خزرج ہے۔ نیشنلزم۔ تمھاری عزّت قبیلے سے ہے۔ تمھاری برادری، تمھاری قوم۔ یہود و نصاریٰ کا ایک ہی رول ہے۔

'divide and rule' آج مسلمانوں کو بھی آپ یہی کہتے سنیں گے، فرقہ بازی، قومیت پرستی۔ الگ ملک الگ گروہ۔ کیا ہم ایک اُمّت بن کر نہیں سوچ سکتے؟ مسلمان کیسے جُڑ سکتے ہیں؟ نہ جغرافیائی طور پر نہ زبان کے ساتھ۔ ہم مسلمان بن کر ہی جڑ سکتے ہیں۔ کتنا تعصب ہے ہمارے اندر؟ ہم تو رشتے ہی نہیں کرتے۔ اُمّت کیسے بنے گی؟ زِپ اگر ٹوٹ جائے تو نیچے سے جوڑیں گے تو جڑے گی۔

لوگوں کو ایک اُمّت کیسے بنائیں؟ لوگوں کو قرآن اور سنّت سے جوڑ دیں۔ دین کی بنیادی باتوں پر لے آئیں۔ ایک دین پر عمل ہو گا تو سب آپس میں جڑ جائیں گے۔ خاص طور پر ہم لوگ جو قران سے جڑے ہیں برادری ازم سے نکل آئیں۔ سوچیں ذرا نبی پاک ﷺ اگر یہ سب دیکھتے تو انھیں کتنا دُکھ ہوتا؟

جب والدین زندہ ہوتے ہیں تو سب بہن بھائی کیسے مل جل کر رہتے ہیں۔ اب یہ عورت کی ذمّہ داری ہے کہ ایک ماں کی طرح سب کو اکٹھا کر لے۔ ماں سب کو ایک اُمّت میں جوڑ دے۔ کون کہتا ہے یہ قرآن ۱۴ سو سال پرانا ہے؟ یہ آج کی ہی بات لگتی ہے۔

آیت ۸۳ میں احکام تھے۔ انفرادی امر تھے۔ اب اگلی آیت میں اجتماعیت ہے۔ کہ ایک قوم کے کرنے کے کام کیا ہیں کس بات سے منع کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن ہمارا دو طرح سے محاسبہ ہو گا۔ اپنا اپنا حساب دیں گے۔ اور ایک اجتماعی حساب ہو گا۔ ہم مسلمانوں کو خاص طور پر اجتماعی حساب دینا ہو گا۔ ہم آج کل اپنی عبادت کا تو خیال رکھتے ہیں، اجتماعی طور پر کیا کر رہے ہیں؟

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿۸۴﴾ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کشت وخون نہ کرنا اور اپنے کو ان کے وطن سے نہ نکالنا تو تم نے اقرار کر لیا، اور تم (اس بات کے) گواہ ہو۔

یہود کو حکم دیا جا رہا ہے لیکن مراد مسلمان بھی ہیں۔ کہ آپس میں نہیں لڑو گے۔ ہم مذہب لوگوں کو قتل نہیں کرو گے اور اپنے ہی جیسے مسلمانوں کو گھروں سے نہیں نکالو گے۔ تم نے وعدہ کر لیا۔ یہ وعدہ کب کیا تھا؟ اس کا ذِکر سورہ مائدہ آیت ۳۲ میں آتا ہے۔

اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان سے بہت سے لوگ ملک میں حدِ اعتدال سے نکل جاتے ہیں ﴿۳۲﴾

قتل کی سزا مسلمانوں میں بھی یہی ہے کہ قتل کے بدلے قتل یا قصاص۔

سورۃ نساء آیت ۹۳ میں ہے کہ

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہو گا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۹۳﴾

کل یہود کے لئے یہی حکم تھا اور آج مسلمان کے لئے یہی حکم ہے۔ ایک ترمذی کی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا؛ مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ تو ان کو ایکدوسرے کی خیانت کرنی ہے، نہ ہی ان سے جھوٹ بولے اور نہ ہی ان کو رسوا کرے۔ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، مال اور عزّت حرام ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور تین دفعہ فرمایا کہ تقویٰ تو دل میں ہوتا ہے۔"

جس کے دل میں تقویٰ ہو گا وہ کبھی دوسرے کے ساتھ برا نہیں کرے گا۔

آپؐ نے فرمایا کہ انسان کے لئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے۔

مسلمان کل کا ہو یا آج کا، اُس کے لئے کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے۔ ایک دوسرے پر ظلم ناجائز ہے۔ ہم یہ پڑھتے آرہے ہیں کہ یہود اللہ کی نافرمانی کرتے تھے۔ دین میں اپنی مرضی کرتے تھے۔ وعدہ کرتے تھے لیکن مکر جاتے تھے۔ اور گمان یہ کرتے تھے کہ ہم بخشے جائیں گے۔ اللہ نے پچھلی آیات میں اُس کی تردید بھی کر دی۔ جنّت میں جانے کے لئے اسلام لانا اور نیک اعمال کرنا لازمی ہے۔ بجائے اس کے کہ جب اللہ کا حکم آیا کہ اپنے ہم مذہب کا قتل اور جلاوطن نہیں کرنا یہ مان لیتے۔ یہ بکھری ہوئی بھیڑوں کی طرح ہو گئے۔ جیسے آج کل مسلمان ہیں۔ ایک شعر ہے۔

حقیقت خرافات میں کھوگئی۔ یہ اُمّت روایات میں کھوگئی

آج روایات کے نام پر ہم کیا کچھ کرتے ہیں؟ شادی پر۔ فوتگی پر؟

ابھی بات پوری نہیں ہوئی اگلی آیت دیکھتے ہیں۔

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾ پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل بھی کر دیتے ہو اور اپنے میں سے بعض لوگوں پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کر کے انہیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو، اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آئیں تو بدلہ دے کر ان کو چھڑا بھی لیتے ہو، حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم کو حرام تھا۔ (یہ) کیا (بات ہے کہ) تم کتابِ (خدا) کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو، تو جو تم میں سے ایسی حرکت کریں، ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں اور جو کام تم کرتے ہو، خدا ان سے غافل نہیں۔

انھوں نے اللہ کی نافرمانی کی، اپنے ہم مذہبوں کے قتل کئے، جلاوطن کیا۔ یہود کو ایک اور حکم تھا کہ اگر کوئی غیر مذہب حملہ کرے تو اپنے ہم مذہب کی مدد کروگے۔ سب مسلمان مل جل کر لڑیں۔ تو یہ یہود اپنوں کے خلاف دوسروں کی مدد کرتے۔ جنگی قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کرواؤگے۔ یہود کو چار حکم

تھے۔(1)ہم مذہب کو قتل نہیں کروگے(2)ہم مذہب کو کو جلاوطن نہیں کروگے(3)ہم مذہب کے خلاف دوسروں کی مدد نہیں کروگے(4)ہم مذہب کو فدیہ دے کر چھڑواؤ گے۔

یہود نے پہلے تین حکم تو نہیں مانے لیکن چوتھا مان لیا،اس پر عمل کرتے تھے۔اس میں نمائش تھی۔ اپنی واہ واہ کے لئے کرتے تھے۔

بعض حصّوں پر عمل کرتے ہو اور بعض حصّوں پر عمل نہیں کرتے(کیا ہم آج یہی کر رہے ہیں)

کوئی تم میں سے جو یہ کرے گا۔یعنی وہ مسلمان جو کچھ حکم پر عمل کریں اور کچھ پر نہیں تو ایسی قوم یا ایسا انسان دنیا میں ذلیل ہو جائیں گے اور روزِ قیامت اس سے بھی زیادہ عذاب ہو گا۔اللہ ہمارے تمام کام دیکھ رہا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی۔سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو(اور طرح کی)مدد ملے گی

دنیا سستی ہے لوگ جلدی خرید لیتے ہیں۔سستا روئے بار بار اور مہنگا روئے ایک بار۔کچھ لوگ دنیا زیادہ لے لیتے ہیں اور قیمتی آخرت چھوڑ دیتے ہیں۔عبادت کی چار چیزیں سوچ لیں۔

عذاب ہلکانہ ہو گا یعنی ٹمپریچر ہلکانہ ہو گا۔اور دوسرا لمبے عرصے تک رہے گا۔اور کوئی نبی،امام اور پیر مدد نہیں کر سکے گا۔دنیا بھی جائے گی اور آخرت بھی۔

اب آپ کو تو یہ یہود کی کہانی لگ رہی ہے مجھے آج کے مسلمان کی کہانی لگ رہی ہے۔

اللہ نے دین ایک مکمل شکل میں دیا ہے۔ ہمیں اس پر مکمل عمل کرنا ہے۔ ہم سب کہتے ہیں اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہم جب مکمل عمل کرینگے تو دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کی مثال نبی پاکؐ کا دور ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کا دور یاد کریں کیسے اسلام نے ترقی کی۔ لوگ زکوٰۃ کی تھیلیاں اُٹھا کر پھرتے تھے کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں تھا۔ یہ برٹش سسٹم جو آج ہم دیکھتے ہیں یہ عمرؓ سے لیا گیا تھا۔ جب ہم ادھوری چیز لیتے ہیں تو اس کا فائدہ ہی نہیں ہوتا۔

ہم اس وقت اسلام کے تاریک دور سے گزر رہے ہیں۔ لیکن کچھ روشنی نظر آنی شروع ہو گئی ہے۔ ۱۸ اور ۱۹ صدی مکمل تاریک دور تھا۔ اب ۲۰ صدی میں روشنی نظر آنی شروع ہو گئی ہے۔

اسلام ہمیں تمام اُصول سکھاتا ہے۔ عبادات سے لے کر گھریلو زندگی، وراثت، اور سماجی قوانین۔ سب ملتا ہے۔ لیکن ہمارا حال تو یہ ہے؛

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ہم تو پہلے سے سوچ کر بیٹھے ہیں کہ اس حکم پر عمل نہیں کرنا۔ ایک بات ہے نہ کر سکنا۔ آپ توفیق مانگیں، اللہ آپ کو توفیق دے گا۔

آج ہم ایک بلین سے زیادہ ہیں اور اُمّت رسوا ہو چکی ہے۔ ایک رسوائی تو یہ ہے کہ گھر والے، اپنے رشتے دار رسوا کرتے ہیں۔ مسلمان کی مسلمان کے ہاتھوں۔ دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیابی ملے گی۔

دوسری رسوائی وہ ہے جس کا شکار اس وقت اُمتِ مسلمہ ہے۔ آدھے دین پر عمل کر کے۔ دنیا میں تو ناکامی ہو گی۔ ہر الزام مسلمان پر لگ رہا ہے۔ مسلمان مر کٹ رہے ہیں۔ اور آخرت میں بھی ناکامی ہو گی۔ ہم pick and choose نہیں کر سکتے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ accept it or leave it تا کہ فیصلہ ہو جائے کہ آپ چاہتے کیا ہیں۔ کل شیطان نے ایک سجدے سے انکار کیا تھا اور آج ہم ادھورے دین پر عمل کر رہے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں اور سودی کاروبار ہیں۔ رشوت کے پیسے سے فلاحی کام کرتے ہیں۔ لوگوں کا خون چوس کر پیسہ کما کر سیلاب فنڈ دیتے ہیں۔

آج ہمارے حکمران کیسے ہیں؟ اُس بندے کو سیاست کا حق نہیں ہونا چاہئے جس نے قرآن نہ پڑھا ہو۔ جس بندے کو یہود کی تاریخ نہیں معلوم، مسلمان کی ہسٹری نہیں پڑھی وہ اپنی ہسٹری کیسے بنائے گا؟ ہمیں سوچنا ہے اور نیت کریں کہ پورا اسلام لائیں گے۔ دنیا کا نقشہ دیکھیں۔ مسلمان حریف کیوں ہیں؟ اپنا عمل درست کریں گے۔ یہ قرآن to do list ہے۔ اس پر عمل کریں گے۔ قرآن کو اپنی زندگی میں لائیں گے۔ قرآن سے جڑ کر سکینت ملے گی۔ اللہ ہماری اصلاح کر دیں۔ آمین۔

جو بھی دل میں درد اور تڑپ لے کر اسلام کا پیغام دے گا چاہے وہ ڈاکٹر اسرار احمد ہوں یا کوئی اور، تو اس کا دِل پر اثر ضرور ہو گا۔

دُنیا کے کونے کونے تک اسلام کا پیغام پہنچا دیں۔ خیر خواہی کریں۔ آج ہم رسوا ہی اس لئے ہیں۔ آج ہم کوشش کر لیں تو انشاءاللہ ہمارا کل بہتر ہو گا۔